35

اصحاب کہف ورقیم کے حالات

تاریخ انبیاء

page is left blank intentionally

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تاریخ انبیاءؑ

جلد۔۳۵

تحریر حیدر رضا ولد ابو جعفر (مرحوم)

رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ﴿٤١﴾

ترجمہ، اے پروردگار حساب (کتاب) کے دن مجھ کو اور میرے ماں باپ کو
اور مومنوں کی مغفرت کیجیو۔ (سورۃ ابراہیم۔۴۱)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کر تمام مرحوم مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شہداء، لاوارث مرحومین، میرے تمام آباؤ واجداد اور بالخصوص نیچے دیئے ہوئے ناموں کی روح کو ایصال فرمائیں، شکریہ

ابو جعفر ولد علی محمد

کنیز سیدہ بنت علی سجاد

حسن جعفر ولد ابو جعفر

اشرف علی ولد محمد علی

محمد شبیر ولد غلام اکبر

بلقیس بانو بنت علی محمد

وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا
كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا ﴿٢٤﴾

ترجمہ، اور عجز و نیاز سے ان کے آگے جھکے رہو اور ان کے حق میں دعا کرو کہ اے پروردگار جیسا انھوں نے مجھے بچپن میں (شفقت سے) پرورش کیا ہے تو بھی ان (کے حال) پر رحمت فرما۔ (بنی اسرائیل ۲۴)

"شجرِ طیبہ اور شجرِ خبیثہ"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۲۲۔فروری، ۲۰۲۴

"صراطِ مُستقیم"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۱۹۔اپریل، ۲۰۲۴

"تاریخ انبیاؑء"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۱۴۔جولائی، ۲۰۲۰

"حق و باطل کے راستے"

ایڈیشن : اوّل

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ستمبر۔۲۰۰۷

"اللہ کا شعور حاصل کیجیے"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ستمبر۔۲۰۰۹

ایڈیشن : اوّل

سالِ طبع : مارچ۔۲۰۱۰

مطبع : سندھیکا پرنٹرز

انگلش ترجمہ اور ویب ڈیزائن

ترجمہ اور ڈیزائن : عارف رضا۔ہانی رضا۔محمد رضا

ویب سائٹ :
https://yk-shia.com/books
https://play.google.com/store/books/author?id=Hyder+Raza

نمبر شمار	عنوان	جلد نمبر
۱	تقریظ	
۲	انبیاءؑ کی تعداد اور اُن کے اُوصیاء	جلد۔۱
۳	صفات و معجزات، صحف انبیاءؑ اور اُن کی تعداد	جلد۔۱
۴	اُولوالعزم کے معنی، انبیائے اُولوالعزم اور اُن کی تعداد	جلد۔۱
۵	نبی و رُسولؑ کے معنی اور عصمت انبیاءؑ	جلد۔۱
۶	حضرت آدم علیہ السّلام اور بی بی حوّا علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲
۷	حضرت ہابیل علیہ السّلام اور قابیل کے حالات	جلد۔۳
۸	حضرت شیث علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۴
۹	حضرت ادریس علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۵
۱۰	حضرت نوح علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۶
۱۱	حضرت ہود علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۷
۱۲	حضرت صالح علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۸
۱۳	حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۹
۱۴	حضرت اسمٰعیل و اسحٰق علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۰
۱۵	حضرت لوُط علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۱
۱۶	حضرت ذوالقرنین علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۲
۱۷	حضرت یعقوب اور یوسف علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۳
۱۸	حضرت ایّوب علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۴
۱۹	حضرت شعیب علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۵
۲۰	حضرت موسیٰ اور ہارون علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۶
۲۱	حضرت موسیٰ اور خضر علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۷
۲۲	حضرت حزقیل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۸
۲۳	حضرت الیاسؑ، الیسعؑ اور الیا علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۹

نمبر شمار	عنوان	جلد نمبر
۲۴	حضرت اسمٰعیل بن حزقیل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۰
۲۵	حضرت ذوالکفل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۱
۲۶	حضرت لقمان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۲
۲۷	حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام اور طالوت وجالوت کے حالات	جلد۔۲۳
۲۸	حضرت داؤد علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۴
۲۹	اصحاب سبت کے حالات	جلد۔۲۵
۳۰	حضرت سلیمان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۶
۳۱	قوم سبا اور اہل ثرثار کے حالات	جلد۔۲۷
۳۲	ہاروت وماروت کے حالات	جلد۔۲۸
۳۲	حنظلہ اور اصحاب رس کے حالات	جلد۔۲۹
۳۳	حضرت شعیا اور حضرت حیقوق علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۰
۳۴	حضرت زکرّیا و یحییٰ علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۱
۳۵	حضرت عیسٰے اور بی بی مریم علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۲
۳۶	حضرت ارمیاؑ، دانیالؑ اور عزیر علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۳
۳۷	حضرت یونسؑ بنی متی اور انکے پدر بزوگوار علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۴
۳۸	اصحاب کہف ورقیم کے حالات	جلد۔۳۵
۳۹	اصحاب اخدود کے حالات	جلد۔۳۶
۴۰	حضرت جرجیس علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۷
۴۱	حضرت خالد بن سنان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۸
۴۲	حضرت محمد مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے حالات	جلد۔۳۹
۴۳	اُن پیغمبروں کے حالات جن کے ناموں کی تصریح نہیں ہے	جلد۔۴۰
۴۴	بعض بادشاہان زمین کے حالات	جلد۔۴۱
۴۵	بنی اسرائیل اور ان کے علاوہ غیر پیغمبروں کے حالات نادرہ وعجیبہ	جلد۔۴۲

تقریظ

الحمدللہ، پچھلی کتابوں کی طرح جیسے **"اللہ کا شعور حاصل کیجیے"**، **"حق و باطل کے راستے"**، **"صراطِ مستقیم"** اور **"شجرِ طیبہ شجرِ خبیثہ"** جیسی کامیاب کتابیں تحریر کرنے کے بعد، عوام کی حوصلہ افزائی اور اللہ تعالٰی کی توفیقات سے ایک اور کاوش **"تاریخ انبیاؑء"** جو کہ **"۴۲ جلدوں"** پر مشتمل ہیں حاضر خدمت ہے۔ اس کتاب میں تمام واقعات علامہ محمّد باقر مجلسی علیہ الرحمہ کی کتاب "حیات القلوب" سے لیے گئے ہیں۔ میں نے صرف اتنی کوشش کی ہے کہ انبیاؑء اکرام کی زندگی کے احوال جو کہ قرآن میں بھی بیان ہو چکے ہیں ان کو اور علامہ کی کتاب کے واقعات کو ایک جگہ کیا جائے، ساتھ ہی یہ بھی کوشش کی ہے کہ ان واقعات کو انتہائی مختصر اور آسان لفظوں میں بیان کیا جائے تاکہ اس کتاب سے ہر طبقۂ فکر اور ہر عمر کے لوگ بالخصوص بچے بھی مستفید ہو سکیں اور انبیاؑء کی زندگی سے نصیحت حاصل کر سکیں۔ اگر کسی کو ان واقعے کی مکمل تفصیل یا کسی واقعہ کا حوالہ مقصود ہو، تو علامہ کی کتاب حیات القلوب سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

اس کتاب میں یہ بھی کوشش کی گئی ہے کہ تاریخ انبیاؑء اور ان کے احوال زندگی کو اس طرح بیان کیا جائے کہ ایک عام شخص تمام انبیاؑء کے بارے میں باخوبی جان سکے اور ساتھ ہی یہ بھی جان لے کہ اللہ تعالٰی کے منتخب نمائندوں نے اعلیٰ مقام اور فضیلت رکھنے کہ باوجود کس کس طرح کے امتحانات کا سامنا کیا، اور کم و بیش تمام انبیاء نے سخت امتحان دیے اور ان پر صبر کیا۔ اس کتاب سے یہ بھی سبق حاصل کیا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالٰی صرف اپنے نیک بندوں کو ہی امتحانات میں مبتلا کرتا ہے، جب کوئی ان امتحانات پر صبر سے کام لیتا ہے تو کامیابی اس کا مقدر بنتی ہے، اور پھر اللہ تعالٰی ایسے لوگوں کو کامیابی سے نواز کر اعلیٰ مقام پر فائز کرتا ہے۔ انشاءاللہ، یہ کتاب بھی میری پچھلی کتابوں کی طرح آپ کے لیے مفید ثابت ہوگی اور آپ کے علم و یقین میں بھی اضافے کا باعث بنے گی۔ اس کوشش میں اگر میری طرف سے کسی قسم کی کوئی غلطی ہوئی ہو تو میں اپنے اللہ سے معافی کا طلبگار ہوتے ہوئے آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ مجھے ضرور اطلاع کریں، میں آپ کا شکر گزار ہونگا۔

اللہ تعالٰی ہمیں صحیح راستے پر قائم رکھے اور دین کی صحیح معرفت عطا فرما کر عمل کی توفق فرمائیں، آمین

تحریر: حیدر رضا ولد ابو جعفر (مرحوم)

رابطہ ای میل: hyderraza@yahoo.com

حوالے: قرآن کا اردو ترجمہ یہاں سے لیے گئے ہیں: http://cityislam.com/quran.htm

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَ نَجَّيۡنٰهُ وَلُوۡطًا اِلَى الۡاَرۡضِ الَّتِىۡ بٰرَكۡنَا فِيۡهَا لِلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿٧١﴾ وَوَهَبۡنَا لَهٗۤ اِسۡحٰقَ ؕ وَيَعۡقُوۡبَ
نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلۡنَا صٰلِحِيۡنَ ﴿٧٢﴾ وَ جَعَلۡنٰهُمۡ اَئِمَّةً يَّهۡدُوۡنَ بِاَمۡرِنَا وَ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡهِمۡ فِعۡلَ
الۡخَيۡرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيۡتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوۡا لَنَا عٰبِدِيۡنَ ﴿٧٣﴾ۙ وَلُوۡطًا اٰتَيۡنٰهُ حُكۡمًا وَّعِلۡمًا وَّ
نَجَّيۡنٰهُ مِنَ الۡقَرۡيَةِ الَّتِىۡ كَانَتۡ تَّعۡمَلُ الۡخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا قَوۡمَ سَوۡءٍ فٰسِقِيۡنَ ﴿٧٤﴾ۙ وَاَدۡخَلۡنٰهُ فِىۡ
رَحۡمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ﴿٧٥﴾ؑ وَ نُوۡحًا اِذۡ نَادٰى مِنۡ قَبۡلُ فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ فَنَجَّيۡنٰهُ وَاَهۡلَهٗ
مِنَ الۡكَرۡبِ الۡعَظِيۡمِ ﴿٧٦﴾ۚ وَ نَصَرۡنٰهُ مِنَ الۡقَوۡمِ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا قَوۡمَ سَوۡءٍ
فَاَغۡرَقۡنٰهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿٧٧﴾ وَدَاوٗدَ وَسُلَيۡمٰنَ اِذۡ يَحۡكُمٰنِ فِى الۡحَـرۡثِ اِذۡ نَفَشَتۡ فِيۡهِ غَنَمُ الۡقَوۡمِ ۚ
وَكُنَّا لِحُكۡمِهِمۡ شٰهِدِيۡنَ ﴿٧٨﴾ۙ فَفَهَّمۡنٰهَا سُلَيۡمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيۡنَا حُكۡمًا وَّعِلۡمًا ۖ وَّسَخَّرۡنَا مَعَ
دَاوٗدَ الۡجِبَالَ يُسَبِّحۡنَ وَالطَّيۡرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِيۡنَ ﴿٧٩﴾ وَعَلَّمۡنٰهُ صَنۡعَةَ لَبُوۡسٍ لَّكُمۡ لِتُحۡصِنَكُمۡ
مِّنۡۢ بَاۡسِكُمۡ ۚ فَهَلۡ اَنۡتُمۡ شٰكِرُوۡنَ ﴿٨٠﴾ وَلِسُلَيۡمٰنَ الرِّيۡحَ عَاصِفَةً تَجۡرِىۡ بِاَمۡرِهٖۤ اِلَى الۡاَرۡضِ
الَّتِىۡ بٰرَكۡنَا فِيۡهَا ؕ وَكُنَّا بِكُلِّ شَىۡءٍ عٰلِمِيۡنَ ﴿٨١﴾ وَمِنَ الشَّيٰطِيۡنِ مَنۡ يَّغُوۡصُوۡنَ لَهٗ وَيَعۡمَلُوۡنَ
عَمَلًا دُوۡنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمۡ حٰفِظِيۡنَ ﴿٨٢﴾ۙ وَاَيُّوۡبَ اِذۡ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّىۡ مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَاَنۡتَ اَرۡحَمُ
الرّٰحِمِيۡنَ ﴿٨٣﴾ۚۖ فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ فَكَشَفۡنَا مَا بِهٖ مِنۡ ضُرٍّ وَّاٰتَيۡنٰهُ اَهۡلَهٗ وَمِثۡلَهُمۡ مَّعَهُمۡ رَحۡمَةً مِّنۡ
عِنۡدِنَا وَذِكۡرٰى لِلۡعٰبِدِيۡنَ ﴿٨٤﴾ وَاِسۡمٰعِيۡلَ وَاِدۡرِيۡسَ وَذَا الۡكِفۡلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيۡنَ ﴿٨٥﴾ۚۖ وَ
اَدۡخَلۡنٰهُمۡ فِىۡ رَحۡمَتِنَا ؕ اِنَّهُمۡ مِّنَ الصّٰلِحِيۡنَ ﴿٨٦﴾ وَذَا النُّوۡنِ اِذۡ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنۡ لَّنۡ
نَّقۡدِرَ عَلَيۡهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنۡ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنۡتَ سُبۡحٰنَكَ ۖ اِنِّىۡ كُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿٨٧﴾ۚۖ
فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيۡنٰهُ مِنَ الۡغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُـنۡجِى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿٨٨﴾ وَزَكَرِيَّاۤ اِذۡ نَادٰى رَبَّهٗ
رَبِّ لَا تَذَرۡنِىۡ فَرۡدًا وَّاَنۡتَ خَيۡرُ الۡوٰرِثِيۡنَ ﴿٨٩﴾ۚۖ فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ ۫ وَوَهَبۡنَا لَهٗ يَحۡيٰى وَاَصۡلَحۡنَا لَهٗ
زَوۡجَهٗ ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا يُسٰرِعُوۡنَ فِى الۡخَيۡرٰتِ وَيَدۡعُوۡنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوۡا لَنَا خٰشِعِيۡنَ ﴿٩٠﴾
وَالَّتِىۡۤ اَحۡصَنَتۡ فَرۡجَهَا فَنَفَخۡنَا فِيۡهَا مِنۡ رُّوۡحِنَا وَجَعَلۡنٰهَا وَابۡنَهَاۤ اٰيَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿٩١﴾ اِنَّ هٰذِهٖۤ
اُمَّتُكُمۡ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡنِ ﴿٩٢﴾

ترجمہ، شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اور ابراہیم اور لوط کو اس سرزمین کی طرف بچا نکالا جس میں ہم نے اہل عالم کے لئے برکت رکھی تھی ﴿۷۱﴾ اور ہم
نے ابراہیم کو اسحٰق عطا کئے۔ اور مستزاد برآں یعقوب۔ اور سب کو نیک بخت کیا ﴿۷۲﴾ اور ان کو پیشوا بنایا کہ ہمارے
حکم سے ہدایت کرتے تھے اور ان کو نیک کام کرنے اور نماز پڑھنے اور زکٰوۃ دینے کا حکم بھیجا۔ اور وہ ہماری عبادت کیا
کرتے تھے ﴿۷۳﴾ اور لوط جب ان کو ہم نے حکم (یعنی حکمت و نبوت) اور علم بخشا اور اس بستی سے جہاں کے لوگ
گندے کام کیا کرتے تھے۔ بچا نکالا۔ بے شک وہ برے اور بدکردار لوگ تھے ﴿۷۴﴾ اور انہیں اپنی رحمت کے (محل
میں) داخل کیا۔ کچھ شک نہیں کہ وہ نیک بختوں میں تھے ﴿۷۵﴾ اور نوح جب (اس سے) پیشتر انہوں نے ہم کو پکارا
تو ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کو اور ان کے ساتھیوں کو بڑی گھبراہٹ سے نجات دی ﴿۷۶﴾ اور جو لوگ
ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے تھے ان پر نصرت بخشی۔ وہ بے شک برے لوگ تھے سو ہم نے ان سب کو غرق کردیا
﴿۷۷﴾ اور داؤد اور سلیمان جب وہ ایک کھیتی کا مقدمہ فیصلہ کرنے لگے جس میں کچھ لوگوں کی بکریاں رات کو چر گئی
(اور اسے روند گئی) تھیں اور ہم ان کے فیصلے کے وقت موجود تھے ﴿۷۸﴾ تو ہم نے فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا۔ اور ہم
نے دونوں کو حکم (یعنی حکمت و نبوت) اور علم بخشا تھا۔ اور ہم نے پہاڑوں کو داؤد کا مسخر کردیا تھا کہ ان کے ساتھ تسبیح
کرتے تھے اور جانوروں کو بھی (مسخر کردیا تھا اور ہم ہی ایسا) کرنے والے تھے ﴿۷۹﴾ اور ہم نے تمہارے لئے ان کو
ایک (طرح) کا لباس بنانا بھی سکھا دیا تاکہ تم کو لڑائی (کے ضرر) سے بچائے۔ پس تم کو شکر گزار ہونا چاہیئے ﴿۸۰﴾ اور
ہم نے تیز ہوا سلیمان کے تابع (فرمان) کردی تھی جو ان کے حکم سے اس ملک میں چلتی تھی جس میں ہم نے برکت
دی تھی (یعنی شام) اور ہم ہر چیز سے خبردار ہیں ﴿۸۱﴾ اور دیوؤں (کی جماعت کو بھی ان کے تابع کردیا تھا کہ ان) میں
سے بعض ان کے لئے غوطے مارتے تھے اور اس کے سوا اور کام بھی کرتے تھے اور ہم ان کے نگہبان تھے ﴿۸۲﴾ اور
ایوب کو جب انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ مجھے ایذا ہو رہی ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے
﴿۸۳﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کرلی اور جو ان کو تکلیف تھی وہ دور کردی اور ان کو بال بچے بھی عطا فرمائے اور اپنی
مہربانی کے ساتھ اتنے ہی اور (بخشے) اور عبادت کرنے والوں کے لئے (یہ) نصیحت ہے ﴿۸۴﴾ اور اسمٰعیل اور
ادریس اور ذوالکفل یہ سب صبر کرنے والے تھے ﴿۸۵﴾ اور ہم نے ان کو اپنی رحمت میں داخل کیا۔ بلاشبہ وہ نیکوکار
تھے ﴿۸۶﴾ اور ذوالنون جب وہ (اپنی قوم سے ناراض ہو کر) غصے کی حالت میں چل دیئے اور خیال کیا کہ ہم ان پر
قابو نہیں پاسکیں گے۔ آخر اندھیرے میں پکارنے لگے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے (اور) بے شک میں
قصوروار ہوں ﴿۸۷﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کرلی اور ان کو غم سے نجات بخشی۔ اور ایمان والوں کو ہم اسی طرح
نجات دیا کرتے ہیں ﴿۸۸﴾ اور زکریا جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ پروردگار مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب
سے بہتر وارث ہے ﴿۸۹﴾ تو ہم نے ان کی پکار سن لی۔ اور ان کو یحییٰ بخشے اور ان کی بیوی کو اُن کے (حسن معاشرت
کے) قابل بنا دیا۔ یہ لوگ لپک لپک کر نیکیاں کرتے اور ہمیں امید سے پکارتے اور ہمارے آگے عاجزی کیا کرتے تھے
﴿۹۰﴾ اور ان (مریم) کو جنہوں نے اپنی عفّت کو محفوظ رکھا۔ تو ہم نے ان میں اپنی روح پھونک دی اور ان کے بیٹے کو
اہل عالم کے لئے نشانی بنا دیا ﴿۹۱﴾ یہ تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں تو میری ہی
عبادت کیا کرو ﴿۹۲﴾

اصحاب کہف ورقیم کے حالات

خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے "کیا تم نے گمان کیا کہ اصحاب غار ورقیم ہماری قدرت کی نشانیوں میں سے عجیب تھے" بعض کہتے ہیں کہ اصحاب رقیم وہی اصحاب کہف ہیں اور رقیم اُس وادی یا اُس پہاڑ کا نام ہے جس میں وہ غار تھا یا اُس شہر کا نام تھا جہاں سے وہ لوگ بھاگے تھے یا اُس تختی کا نام تھا جس پر اُن کا قصّہ نقش کر کے غار کے دروازہ پر لٹکا دیا تھا یا ان کے کتّے کا نام تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ اصحاب رقیم ایک دوسرا گروہ ہے جن کا قصّہ مذکور ہو گا۔

حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اصحاب کہف ورقیم ایک گروہ تھا جو ناپید ہو گئے اور اس زمانہ کے بادشاہ نے اُن کے اور اُن کے باپ دادا کے اور عزیز واقربا کے نام سیسے کی تختیوں پر نقش کر کے (غار کے سرے پر لٹکا دیا) "جس وقت غار میں اُن جوانوں نے پناہ لی تو دعا کی کہ اے ہمارے پالنے والے ہم کو اپنی جانب سے رحمت عطا فرما اور ہمارے لئے وہ امر مہیا کر جو ہماری رشد واصلاح کا باعث ہو۔" منقول ہے کہ حضرت صادقؑ سے ایک شخص نے پوچھا کہ حضور پر فدا ہوں ہم لوگ نوجوان کو فتیٰ کہتے ہیں فرمایا شاید تم نہیں جانتے کہ اصحاب کہف بوڑھے تھے اور خدا نے ان کو فِتْيَہ (جوان) کہا ہے اس سبب سے کہ انہوں نے جوانمردی کی اور ایمان لائے اور جو شخص خدا پر ایمان لاتا ہے وہ پرہیز گار ہے اور فتیٰ ہے اگرچہ بوڑھا ہو۔ "تو ہم نے اُن کے کانوں پر پَردہ خواب قائم کر دیا تاکہ آوازوں سے بیدار نہ ہو سکیں (اسی طرح) غار میں

ترجمہ، کیا تم خیال کرتے ہو کہ غار اور لوح والے ہمارے نشانیوں میں سے عجیب تھے ﴿۹﴾ جب وہ جوان غار میں جا رہے تو کہنے لگے کہ اے ہمارے پروردگار ہم پر اپنے ہاں سے رحمت نازل فرما۔ اور ہمارے کام درستی (کے سامان) مہیا کر ﴿۱۰﴾ تو ہم نے غار میں کئی سال تک ان کے کانوں پر (نیند کا) پردہ ڈالے (یعنی ان کو سلائے) رکھا ﴿۱۱﴾ سورۃ الکھف

چند سال گذرے۔ پھر ہم نے انہیں بیدار کیا تا کہ ہم دیکھیں کہ دو گردہوں میں سے کسی کو (غار میں) ٹھہرنے کی مدّت خوب یاد ہے۔ (اے رسولؐ) ہم اُن کا حال تم سے بالکل ٹھیک بیان کرتے ہیں وہ چند جوان تھے کہ اپنے پروردگار پر ایمان لائے تھے اور ہم نے ان کی ہدایت اور زیادہ کر دی اور ہم نے ان کے دلوں کو صبر کرنے کے لئے مضبوط بنا دیا۔ جب وہ لوگ اُٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے ہمارا پروردگار تو بس سارے آسمان و زمین کا مالک ہے ہم اُس کے سوا کسی کی ہر گز عبادت نہ کریں گے اگر ہم ایسا کریں تو یقیناً ہم نے عقل سے دور بات کی۔ یہ ہماری قوم والے ہیں جنہوں نے خدا کو چھوڑ کر دوسرے معبود بنا لئے ہیں تو یہ لوگ اس کی کوئی صریح دلیل کیوں نہیں پیش کرتے اور جو شخص خدا پر جھوٹ بہتان باندھے اُس سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا۔ پھر وہ آپس میں کہنے لگے کہ جب تم نے اُن سے علیٰحدگی اختیار کی جن کی خدا کے سوا یہ لوگ پرستش کرتے ہیں تو چلو غار میں جا بیٹھو تمہارا پروردگار تم پر اپنی رحمت وسیع کر دے گا اور تمہارے کام میں تمہارے لئے آسانی کے سامان فراہم کر دے گا اور تم آفتاب کو دیکھتے ہو جب طلوع ہوتا ہے تو ان کے غار کی داہنی جانب جھک کر نکل جاتا ہے اور جب غروب ہوتا ہے تو ان سے بائیں طرف کترا کر چلا جاتا ہے اور وہ لوگ غار میں ایک کشادہ جگہ لیٹے ہیں۔ یہ اُن کا قصہ یا آفتاب کا اُن پر چمکنا خدا کی نشانیوں میں سے ہے خدا جس کی ہدایت کرتا ہے تو وہ ہدایت یافتہ ہے اور جس کو گمراہ کرتا ہے یعنی اس سے اپنا لطف و کرم روک دیتا ہے تو اس کے لئے تم کسی کو مددگار و راہ نما نہ پاؤ گے۔ اور تم گمان کرتے ہو کہ وہ جاگ رہے ہیں اس لئے کہ اُن کی آنکھیں کھلی ہوئی ہیں حالانکہ وہ سو رہے ہیں اور ہم اُن کو داہنی کروٹ سے بائیں کروٹ بدل دیتے ہیں تا کہ زمین اُن کے پہلوؤں کو زخمی و خراب نہ کر دے اور اُن کا کتّا اپنے ہاتھوں کو غار کے سامنے پھیلائے ہوئے بیٹھا ہے۔ ایک روایت کے مطابق کہ خداوند عالم سال میں دو مرتبہ ان کو ایک کروٹ سے دوسری کروٹ بدل دیتا ہے،

ترجمہ، پھر ان کو جگا اُٹھایا تا کہ معلوم کریں کہ جتنی مدّت وہ (غار میں) رہے دونوں جماعتوں میں سے اس کی مقدار کس کو خوب یاد ہے ﴿۱۲﴾ سورۃ الکھف

"اگر تم کو ان کا حال معلوم ہو اور تم ان کو دیکھو تو اُن کے پاس سے بھاگ کھڑے ہو اور بلاشبہ اُن کے خوف سے تمہارا دل کانپ جائے اُس رعب کے سبب سے جو خدا نے اُن کے لئے قرار فرمایا ہے یا اُن کے عظیم اجسام یا اُن کی آنکھیں کھُلی ہونے کے سبب سے یا اُس مقام کی وحشت کے سبب سے۔" حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ ان خطابوں سے حضرت رسول مراد نہیں ہیں بلکہ اُن کے حال کے بیان اور اُن کے معاملہ کی دہشت کے سلسلہ میں عام خطاب ہے۔ اور اسی طرح ہم نے اُن کو بیدار کیا تا کہ بعض اُن میں بعض سے سوال کریں اور اپنے حال سے آگاہ ہوں اُن میں سے کسی نے کہا کہ کتنی دیر یہاں ٹھہرے اور سوئے وہ بولے ایک روز یا اس سے بھی کم۔ انہوں نے کہا تمہارا پروردگار زیادہ جانتا ہے کہ تم کس قدر سوئے اچھا اب اپنے میں سے کسی کو شہر کی جانب روپے دیکر بھیجو کہ تمہارے واسطے پاکیزہ غذا لائے۔ علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ ازکی غذا سے مراد غذا حلال ہے، اور کوشش کر کے غذائے پاکیزہ حاصل کرے یا اس کو کوئی نہ پہچانے اور کوئی ایسی بات نہ کرے جس سے اہل شہر تمہارے حال سے آگاہ ہو جائیں۔ کیونکہ اگر وہ تم پر قابو پالیں گے تو تم کو سنگسار کر دیں گے یا اپنے دین پر واپس کریں گے اور اگر اُن کے دین کو قبول کرو گے تو کبھی فلاح نہ پاؤ گے۔ اور ہم نے اسی طرح لوگوں کو اُن کے حال سے مطلع کیا تا کہ وُہ جان لیں کہ مردوں کو زندہ کرنے کا وعدہ حق ہے۔ اور یہ کہ قیامت کے آنے میں کوئی شک نہیں۔ جب لوگوں نے آپس میں اختلاف کیا کہ قیامت میں مردے زندہ ہوں گے یا نہیں یا

ترجمہ، ہم اُن کے حالات تم سے صحیح صحیح بیان کرتے ہیں۔ وہ کئی جوان تھے جو اپنے پروردگار پر ایمان لائے تھے اور ہم نے ان کو اور زیادہ ہدایت دی تھی ﴿۱۳﴾ اور ان کے دلوں کو مربوط (یعنی مضبوط) کر دیا۔ جب وہ (اُٹھ) کھڑے ہوئے تو کہنے لگے کہ ہمارا پروردگار آسمانوں اور زمین کا مالک ہے۔ ہم اس کے سوا کسی کو معبود (سمجھ کر) نہ پکاریں گے (اگر ایسا کیا) تو اس وقت ہم نے بعید از عقل بات کہی ﴿۱۴﴾ ان ہماری قوم کے لوگوں نے اس کے سوا اور معبود بنا رکھے ہیں۔ بھلا یہ ان (کے خدا ہونے) پر کوئی کھلی دلیل کیوں نہیں لاتے۔ تو اس سے زیادہ کون ظالم ہے جو خدا پر جھوٹ افتراء کرے ﴿۱۵﴾

اصحاب کہف کے بارے میں اختلاف کیا کہ کتنے دن سوئے یا اُن کے سو جانے کے متعلق اختلاف کیا کہ مر گئے یا سو رہے ہیں اور یہ کہ ہم ایک شہر اُن کے گرد آباد کر دیں یا ایک مسجد تعمیر کر دیں جیسا کہ فرمایا ہے کہ ایک بنیاد ڈالو خدا اُن کے حال سے آگاہ ہے، اُن لوگوں نے کہا جو اُن کے معاملہ پر حاوی ہو چکے تھے کہ ہم ایک مسجد اُن کے قریب تعمیر کریں گے جس میں لوگ نماز پڑھیں۔ عنقریب لوگ کہیں گے کہ اصحاب کہف تین اشخاص تھے اور چوتھا اُن کا کتّا تھا اور بعض کہیں گے کہ وہ پانچ افراد تھے چھٹا کتّا حالانکہ اُن کا صحیح علم ان کو نہیں اور بعض لوگ کہیں گے کہ وہ سات افراد تھے آٹھواں کتّا تھا۔ اے رسولؐ کہہ دو کہ ان کی تعداد میرا پروردگار بہتر جانتا ہے اور اُن کے حال سے (کوئی) واقف نہیں ہیں مگر تھوڑے لوگ لہٰذا اُن کے بارے میں لوگوں سے بحث مت کرو سوائے اس قدر جتنا کہ تمہارے پاس وحی آئی ہے اور نہ لوگوں سے اُن کے بارے میں کچھ پوچھ گچھ کرو یعنی یہود و نصاریٰ سے، پھر فرمایا ہے "اور وہ لوگ غار میں تین سو سال رہے یعنی تین سو نو سال (سوتے) رہے "اے رسولؐ تم کہہ دو کہ خدا زیادہ جانتا ہے کہ وہ کتنے دن سوتے رہے اور وہی زمین و آسمان کی پوشیدہ چیزوں کا جاننے والا ہے۔ علی بن ابراہیم نے بیان کیا ہے کہ ان کی تعداد کا خدا نے جو ذکر کیا ہے وہ اہل کتاب کا قول نقل فرمایا ہے لہٰذا اس کے بعد فرمایا ہے کہ کہہ دو کہ خدا زیادہ جانتا ہے اور روایت کی ہے کہ وہ لوگ حضرت عیسٰیؑ اور پیغمبر آخر الزمان کے زمانہ کے درمیان تھے اور رقیم دو تختیاں تانبے کی تھیں جن پر ان کے حالات نقش تھے ان کا مسلمان ہونا اور دقیانوس بادشاہ کا اُن کو مار ڈالنے کا ارادہ کرنا اور ان کا غار میں جانا سب درج تھا۔

ترجمہ، اور جب تم نے ان (مشرکوں) سے اور جن کی یہ خدا کے سوا عبادت کرتے ہیں ان سے کنارہ کر لیا ہے تو غار میں چل رہو تمہارا پروردگار تمہارے لئے اپنی رحمت وسیع کر دے گا اور تمہارے کاموں میں آسانی (کے سامان) مہیا کرے گا ﴿۱۶﴾ اور جب سورج نکلے تو تم دیکھو کہ (دھوپ) ان کے غار سے داہنی طرف سمٹ جائے اور جب غروب ہو تو ان سے بائیں طرف کترا جائے اور وہ اس کے میدان میں تھے۔ یہ خدا کی نشانیوں میں سے ہیں۔ جس کو خدا ہدایت دے یا وہ ہدایت یاب ہے اور جس کو گمراہ کرے تو تم اس کے لئے کوئی دوست راہ بتانے والا نہ پاؤ گے ﴿۱۷﴾ سورۃ الکھف

حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ سورہ کہف کے نازل ہونے کا سبب یہ تھا کہ کفار قریش نے نفر بن حارث، عقبہ بن ابی میسط اور عامر بن وائل کو علمائے یہود کے پاس بھیجا جو نجران میں تھے تاکہ اُن سے چند باتیں ایسی حاصل کریں جن کے متعلق رسولؐ خدا سے سوال کریں۔ انہوں نے کہا کہ تین سوالات اُن سے کرو اگر وہ وہی جواب دیں جو ہم جانتے ہیں تو وہ سچے ہیں اور ایک مسئلہ ایسا دریافت کرو جس کے بارے میں وہ کہیں کہ جانتے ہیں تو وہ (معاذاللہ) دروغگو ہیں۔ اُن لوگوں نے پوچھا کہ وہ کون کون سے سوالات ہیں کہا یہ کہ پہلے زمانہ میں وہ کتنے جوان تھے جو شہر سے باہر نکلے اور غائب ہوگئے اور سو رہے۔ کتنے دنوں تک سوتے رہے اور اُن کے ساتھ غیر جنس اور کون تھا اور اُن کا قصہ کیونکر ہے۔ دوسرا سوال یہ کہ جس وقت خدا نے موسیٰؑ کو حکم دیا کہ فلاں عالم کے پاس جا کر اُس سے کچھ علم حاصل کرو تو وہ عالم کون تھا اور موسیٰؑ کس طرح اُن کے پاس پہنچے۔ تیسرا سوال یہ کہ وہ کون شخص تھا جس نے تمام مشرق و مغرب کی سیاحت کی اور طلوع و غروب آفتاب کے مقام تک پہنچا یہاں تک کہ یاجوج و ماجوج کی دیوار تک گیا اور اُس کا حال اور قصہ کیا ہے اور یہ تینوں باتیں جس طرح خود جانتے تھے اُن سے بیان کر دیا اور کہا کہ اگر وہ ان کا جواب اسی طرح دیں جیسا کہ ہم نے تم کو بتا دیا ہے تو وہ اپنے دعویٰ پیغمبری میں سچے ہیں اور اگر اس کے خلاف بیان کریں تو اُن کی تصدیق مت کرو۔ ان لوگوں سے پوچھا وہ چوتھا مسئلہ کیا ہے اُنہوں نے کہا اُن سے پوچھنا کہ قیامت کب آئے گی۔ اگر وہ دعویٰ کریں کہ میں جانتا ہوں کہ کب آئے گی تو وہ جھوٹے ہیں اس لئے کہ قیامت کا علم سوائے خدا کے کسی کو نہیں۔ غرضکہ وہ لوگ وہاں سے واپس آکر حضرت ابو طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس جمع ہوئے اور کہنے لگے کہ آپ کا برادرزادہ دعویٰ کرتا ہے کہ آسمانی خبریں اُس کو پہنچتی ہیں۔ لہٰذا

ترجمہ، اور تم ان کو خیال کرو کہ جاگ رہے ہیں حالانکہ وہ سوتے ہیں۔ اور ہم ان کو دائیں اور بائیں کروٹ بدلاتے تھے۔ اور ان کا کتا چوکھٹ پر دونوں ہاتھ پھیلائے ہوئے تھا۔ اگر تم ان کو جھانک کر دیکھتے تو پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے اور ان سے دہشت میں آجاتے ﴿۱۸﴾ سورۃ الکھف

ہم چند سوالات اُس سے کرنا چاہتے ہیں اگر وہ اُن کے صحیح جوابات سے ہم کو آگاہ کرے تو سچا ہے۔ ورنہ ہم سمجھیں گے کہ اس کا دعٰوی غلط ہے۔ حضرت ابو طالبؑ نے فرمایا کہ جو چاہے پوچھو انہوں نے وہ تینوں مسئلے دریافت کئے۔ پیغمبرؐ نے فرمایا کل جواب دوں گا اور انشاء اللہ نہ فرمایا اس سبب سے چالیس روز وحی نازل نہیں ہوئی جس سے حضرت بہت مغموم ہوئے اور جو لوگ ایمان لائے تھے ان کو بھی آپ کی نبوّت میں شک ہونے لگا اور کفار قریش بہت خوش ہو ہو کر مذاق اڑانے لگے اور حضرت ابو طالبؑ بھی بہت رنجیدہ ہوئے۔ چالیس روز کے بعد جبرئیل سورۃ کہف لے کر نازل ہوئے حضرت نے پوچھا اے جبرئیل اس مرتبہ تو میرے پاس بہت دیر سے آئے۔ عرض کی ہم بغیر اذن خدا نازل ہونے کی طاقت نہیں رکھتے۔ پھر قصّہ اصحاب کہف کی آیتیں حضرت کے سامنے پڑھیں اور اُن کا مفصل قصّہ بیان کیا۔ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ اصحاب کہف ورقیم ایک جبار ظالم بادشاہ کے زمانہ میں تھے جو اپنے ملک والوں کو بتوں کی پرستش کی دعوت دیتا جو قبول نہ کرتا اُس کو مار ڈالتا اور یہ (اصحاب کہف) مومن تھے اور خدا کی عبادت کرتے تھے۔ بادشاہ سے شہر کے دروازہ پر ایک جماعت نگہبانوں کی مقرر کر رکھی تھی اور تاکید کر دی تھی کہ کسی کو شہر سے باہر نہ نکلنے دیں جب تک بتوں کو سجدہ نہ کرے۔ یہ لوگ شکار کے بہانے سے شہر کے باہر نکلے۔ اثنائے راہ میں ایک چرواہے سے ملاقات ہوئی اس کو اسلام کی دعوت دی اور اپنے ساتھ لینا چاہا اُس نے قبول نہ کیا بلکہ اُس کا کتّا ان کے ساتھ ہو لیا۔ حضرت صادقؑ فرماتے ہیں کہ حیوانوں میں سے سوائے بلعم باعور کے خچر اور اصحاب کہف کے کتّے اور

ترجمہ، اور اس طرح ہم نے ان کو اٹھایا تاکہ آپس میں ایک دوسرے سے دریافت کریں۔ ایک کہنے والے نے کہا کہ تم (یہاں) کتنی مدت رہے؟ انہوں نے کہا کہ ایک دن یا اس سے بھی کم۔ انہوں نے کہا کہ جتنی مدت تم رہے ہو تمہارا پروردگار ہی اس کو خوب جانتا ہے۔ تو اپنے میں سے کسی کو یہ روپیہ دے کر شہر کو بھیجو وہ دیکھے کہ نفیس کھانا کون سا ہے تو اس میں سے کھانا لے آئے اور آہستہ آہستہ آئے جائے اور تمہارا حال کسی کو نہ بتائے ﴿۱۹﴾

یوسف علیہ السلام کے بھیڑیئے کے کوئی داخل جنت نہ ہوگا۔ غرضکہ اصحاب کہف بادشاہ کے دین سے منحرف ہوکہ شہر سے چلے جب شام ہوئی تو اسی غار میں داخل ہوگئے۔ کتّا اُن کے ہمراہ تھا۔ خدا نے اُن پر نیند مسلط کردی اور وہ سوتے رہے یہاں تک کہ خدا نے اُس کی جماعت کو ہلاک کردیا وہ زمانہ گزرا اور دوسرا زمانہ آیا دوسرے لوگ پیدا ہوئے (غرض بعد مدّت کے) وہ لوگ بیدار ہوئے اور ایک نے دوسرے کو دیکھا اور کہا ہم کتنا سوئے اور آفتاب کو دیکھا کہ بلند ہوچکا ہے تو کہنے گے کہ ہم ایک روز یا ایک روز سے کچھ کم سوئے پھر ایک شخص کو کچھ روپے دے کر کہا بازار جاؤ اس طرح کہ کوئی تم کو نہ پہچانے اور ہمارے لئے کھانا لاؤ۔ اگر ہم کو وہ لوگ پہچان لیں گے تو یا تو مار ڈالیں گے یا اپنے دین پر واپس لے جائیں گے۔ وہ شخص جب شہر میں داخل ہوا شہر کو پہلے سے بالکل بدلا ہوا پایا اور ان لوگوں کو دیکھا جن کو کبھی نہ دیکھا تھا نہ پہچانتا تھا۔ اور نہ وہ لوگ اس کی زبان سمجھ سکتے تھے اور نہ وہ ان لوگوں کی باتیں سمجھ سکتا تھا۔ لوگوں نے اُس سے پوچھا تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو اُس نے تمام حالات بیان کئے۔ تو اس شہر کا بادشاہ اور اس کے اصحاب غار تک آئے اور غار میں نظر کی اُن میں سے بعض نے کہا کہ غار میں تین اشخاص ہیں اور ان کا چوتھا کتّا ہے اور بعض نے کہا کہ پانچ نفر ہیں اور چھٹا کتّا ہے بعضوں نے کہا سات افراد ہیں آٹھواں کتّا ہے اور خدا نے ان کو رعب و خوف کے پردہ میں پوشیدہ کرر کھا تھا کسی کو جرات نہ تھی کہ غار میں داخل ہوکر اُن کے نزدیک جائے۔ آخر اُن کا ساتھی جو بازار گیا تھا اُن کے پاس آیا وہ لوگ بہت خوفزدہ ہوچکے تھے یہ سمجھ کر کہ جو لوگ غار کے اوپر شہر سے آئے ہیں دقیانوس کے

ترجمہ، اگر وہ تم پر دسترس پالیں گے تو تمہیں سنگسار کردیں گے یا پھر اپنے مذہب میں داخل کرلیں گے اور اس وقت تم کبھی فلاح نہیں پاؤگے ﴿۲۰﴾ اور اسی طرح ہم نے (لوگوں کو) ان (کے حال) سے خبردار کردیا تاکہ وہ جانیں کہ خدا کا وعدہ سچا ہے اور یہ کہ قیامت (جس کا وعدہ کیا جاتا ہے) اس میں کچھ شک نہیں۔ اس وقت لوگ ان کے بارے میں باہم جھگڑنے لگے اور کہنے لگے کہ ان (کے غار) پر عمارت بنادو۔ ان کا پروردگار ان (کے حال) سے خوب واقف ہے۔ جو لوگ ان کے معاملے میں غلبہ رکھتے تھے وہ کہنے لگے کہ ہم ان (کے غار) پر مسجد بنائیں گے ﴿۲۱﴾

آدمی ہیں۔ پھر اُن کے ساتھی نے اُن کو آگاہ کیا کہ دقیانوس کو مرے ہوئے بہت عرصہ گذر چکا اور ہم لوگ مدّت سے سو رہے ہیں ہم لوگ تو لوگوں کے لئے ایک معمہ ہو گئے ہیں۔ جو سنتا ہے تعجب کرتا ہے۔ یہ سُن کر اُن لوگوں نے بارگاہ الٰہی میں تضرع وزاری کے ساتھ دُعا کی کہ اُن پر پھر نیند کو مسلط کر دے۔ مختصر یہ کہ اُس وقت کے بادشاہ نے کہا کہ مناسب ہے کہ اس غار کے باہر ہم ایک مسجد تعمیر کریں اور اس مقام کی زیارت کیا کریں کیونکہ یہ مومنوں کی جماعت تھی۔ خداوند عالم ان کو سال میں دو مرتبہ کروٹ بدلواتا ہے چھ مہینے داہنی کروٹ اور چھ مہینے بائیں کروٹ سویا کرتے ہیں اور اُن کا کتّا غار کے دروازے پر ہاتھ پیر پھیلائے بیٹھا ہے۔

دوسری حدثیوں میں منقول ہے کہ حضرت نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اگر تمہاری قوم اُس بات کی تم کو تکلیف دے جس کی اصحاب کہف کو ان کی قوم سے دی تھی تو عمل میں لاؤ۔ پوچھا وہ کیا تھی فرمایا کہ خدا کے ساتھ شرک۔ وہ لوگ تقیہ کے طور پر اظہار شرک کرتے تھے لیکن ایمان اُن کے دلوں میں پوشیدہ تھا یہاں تک کہ خدا کی طرف سے ان کو (قوم کے) نجات ملی۔ پھر فرمایا کہ انہوں نے بادشاہ کی تکذیب کی خدا نے ان کو اس کا ثواب عطا فرمایا اور از روئے تقیہ تصدیق کی تو خدا نے ثواب عطا فرمایا اور وہ صراف تھے۔ دوسری چند حدیثوں میں ہے کہ وہ صراف (تاجر) سیم وزر کے نہ تھے بلکہ صراف سخن تھے کہ حق وباطل کی کسوٹی جانتے تھے۔ اور فرمایا کہ بلا مشورہ وہ فرداً شہر سے نکلے تھے اور ایک صحرا میں اکٹھے ہوئے اور ایک نے دوسرے سے ملاقات کی پھر ہر ایک نے ایک دوسرے سے عہد وپیمان کئے اور حلف وقسم کے

ترجمہ، (بعض لوگ) اٹکل پچو کہیں گے کہ وہ تین تھے (اور) چوتھا ان کا کتّا تھا۔ اور (بعض) کہیں گے کہ وہ پانچ تھے اور چھٹا ان کا کتّا تھا۔ اور (بعض) کہیں گے کہ وہ سات تھے اور آٹھواں ان کا کتّا تھا۔ کہہ دو کہ میرا پروردگار ہی ان کے شمار سے خوب واقف ہے ان کو جانتے بھی ہیں تو تھوڑے ہی لوگ (جانتے ہیں) تو تم ان (کے معاملے) میں گفتگو نہ کرنا مگر سرسری سی گفتگو۔ اور نہ ان کے بارے میں ان میں کسی سے کچھ دریافت ہی کرنا (۲۲)

بعد ایک دوسرے سے اپنے دلوں کے راز بیان کئے اُس وقت ظاہر ہوا کہ وہ سب مومن تھے اور سب کے سب ایک فرض سے شہر سے نکلے تھے۔ حضرت نے فرمایا کہ انہوں نے اپنا ایمان پوشیدہ رکھا تھا اور کفر بطور تقیہ ظاہر کیا کرتے تھے لہٰذا اُن کے کفر کا ثواب ایمان کے پوشیدہ کرنے سے زیادہ تھا اور دوسری چند معتبر حدیثوں میں فرمایا کہ کسی کا تقیہ اصحاب کہف کے تقیہ کے برابر نہیں پہنچ سکتا کیونکہ اُنہوں نے زنار باندھا اور مشرکوں کے عید گاہ میں حاضر ہوا کرتے تھے تو خدا نے ان کے ثواب کو بڑھا دیا۔

ابن بابویہ اور قطب راوندی نے اپنی سند سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ خلیفہ دوم کی خلافت کے زمانہ میں علمائے یہود کا ایک گروہ ان کے پاس آیا اور پوچھا کہ فرمائیے آسمانوں کے تالے کیا ہیں۔ اور وہ کون ہے جس نے اپنی قوم کو (عذاب خدا سے) ڈرایا حالانکہ نہ وہ انسان تھا نہ جن تھا۔ اور وہ پانچ جانور کون کون سے ہیں جو رحم مادر سے پیدا نہیں ہوئے مگر زمین پر چلتے پھرتے تھے۔ اور درّاج اور مرغ اور گھوڑے اور خچّر اور مینڈک اور ہوچہ جب بولتے ہیں تو کیا کہتے ہیں۔ خلیفہ ان سوالات کے جوابات سے عاجز رہے اور سر جھکا لیا۔ پھر امیر المومنین حضرت علیؑ کی جانب رُخ کر کے کہا اے ابوالحسن مجھے نہیں معلوم کہ آپ کے سوا کوئی دوسرا ان سوالات کے جوابات جانتا ہو۔ تو جناب امیرؑ نے علمائے یہود کو مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تمہارے مسائل کے جوابات دیتا ہوں لیکن شرطیہ ہے کہ اگر توریت کے مطابق میرے جوابات ہوں تو تم ایمان لاؤ اور ہمارے دین کو قبول کرو انہوں نے کہا منظور ہے۔ تب آپ نے فرمایا کہ آسمان کے تالے ہیں خدا کے ساتھ شرک کرنا۔ یعنی مرد یا عورت جو مشرک ہوتا ہے اُس کا عمل آسمانوں تک نہیں

ترجمہ، اور کسی کام کی نسبت نہ کہنا کہ میں اسے کل کر دوں گا ﴿۲۳﴾ مگر (انشاءاللہ کہہ کر یعنی اگر) خدا چاہے تو (کر دوں گا) اور جب خدا کا نام لینا بھول جاؤ تو یاد آنے پر لے لو۔ اور کہہ دو کہ امید ہے کہ میرا پروردگار مجھے اس سے بھی زیادہ ہدایت کی باتیں بتائے ﴿۲۴﴾

جاتا۔ ان لوگوں نے پوچھا آسمانوں کی کنجی کیا ہے فرمایا کلمہ "لَاۤ اِلٰہَ اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" کا اقرار۔ پوچھا وہ قبر کون سی ہے جو صاحب قبر کو لئے پھرتی تھی۔ فرمایا کہ وہ مچھلی تھی جس نے حضرت یونس کو نگل لیا تھا اور سات دریاؤں میں لئے پھرتی تھی۔ پوچھا وہ کون ڈرانیوالا ہے جو نہ جن ہے نہ انسان فرمایا وہ، وہ چیونٹی ہے جس نے حضرت سلیمانؑ کے لشکر سے اپنی قوم کو ڈرایا تھا یہ کہہ کر کہ تم سب اپنی اپنی سوراخوں میں داخل ہو جاؤ ایسا نہ ہو کہ سلیمانؑ اور ان کا لشکر تم کو پامال کر دے۔ ان لوگوں نے کہا اچھا اب ہمیں آگاہ کیجئے کہ وہ کون پانچ مخلوق ہیں جو رحم مادر سے پیدا نہیں ہوئے اور چلتے پھرتے تھے حضرت نے فرمایا۔ وہ آدمؑ و حواؑ اور ناقۂ صالحؑ اور گوسفند ابراہیمؑ (جو فدیۂ اسمٰعیلؑ کیلئے آیا تھا) اور عصائے موسیٰؑ علی نبینا و علیہم السّلام ہیں۔ پھر اُن حیوانوں کی آواز کے بارے میں سوال کیا کہ وہ کیا کہتے ہیں۔ فرمایا درّاج کہتا ہے "الرحمٰن علی العرش استویٰ" خروس کہتا ہے۔ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَا قَوْمَ الْغٰفِلِیْنَ۔ اے غافل لوگو خدا کو یاد کرو، گھوڑا کہتا ہے "اَللّٰھُمَّ انْصُرْ عِبَادِکَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی عِبَادِکَ الْکَافِرِیْنَ" خداوند کافروں پر اپنے مومن بندوں کو نصرت عطا فرما۔ اور خچّر غلّہ پر ٹیکس لینے والوں پر لعنت کرتا ہے اور مینڈک۔ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْمَعْبُوْدِ الْمُسَبَّحِ فِی اللُّجَجِ الْبِحَارِ یعنی پاک ہے میرا معبود اور اُس کی تسبیح پڑھتے ہیں دریاؤں میں رہنے والے مخلوق۔ اور ہوچہ کہتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ الْعَنْ مُبْغِضِی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ خداوندا لعنت کر دشمنان محمدؐ و آل محمدؐ پر۔

سوالات کرنے والے تین علماء تھے اُن میں سے دو عالموں نے تو شہادت دی اور مسلمان ہو گئے اور تیسرا عالم کھڑا ہو کر کہنے لگا یا علیؑ نور اسلام جو میرے ساتھیوں کے دلوں میں ظاہر ہوا میرے دل میں بھی اس کی روشنی آچکی ہے لیکن ایک مسئلہ اور رہ گیا ہے اگر آپ اس کا

ترجمہ، اور اصحاب کہف اپنے غار میں نو اوپر تین سو سال رہے ﴿۲۵﴾ کہہ دو کہ جتنی مدّت وہ رہے اسے خدا ہی خوب جانتا ہے۔ اسی کو آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتیں (معلوم) ہیں۔ وہ کیا خوب دیکھنے والا اور کیا خوب سننے والا ہے۔ اس کے سوا ان کا کوئی کارساز نہیں اور نہ وہ اپنے حکم میں کسی شریک کو کرتا ہے ﴿۲۶﴾

جواب ارشاد فرمائیں تو میں بھی مسلمان ہو جاؤں گا۔ حضرت نے فرمایا، پوچھو عرض کی مجھے اُس جماعت سے آگاہ کیجئے جو گذشتہ زمانہ میں تھی اور وہ تین سو نو (۳۰۹) برس تک مُردہ تھے۔ پھر خدا نے اُن کو زندہ کیا اُن کا قصّہ کیا ہے۔ یہ سُن کر حضرت نے سورۂ کہف پڑھنا شروع کیا اُس نے کہا میں آپ کے قرآن کو بہت سُن چکا ہوں اگر آپ عالم ہیں تو تفصیل سے اُس جماعت کے حالات اُن کے نام اور اُن کی مدّت، اُن کے کتّے کا نام اور اُن کے غار اور اُن کے بادشاہ اور شہر کے نام سے آگاہ کیجئے یہ سُن کر حضرت نے فرمایا "لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم" ہمارے پیغمبر حضرت محمد ﷺ نے خبر دی ہے کہ ملک روم میں ایک شہر تھا افسوس نامی وہاں کا بادشاہ ایک صالح و نیک شخص تھا اس کا انتقال ہو گیا تو ان میں باہم اختلاف پیدا ہو گیا۔ فارس کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ دقیانوس کو یہ خبر معلوم ہوئی تو ایک لاکھ کا لشکر لے کر اُن پر حملہ آور ہوا اور ان کے شہر پر قبضہ کر لیا اور شہر افسوس کو اپنا پایۂ تخت قرار دیا اُس شہر میں ایک قصر بنوایا جس کی لمبائی چوڑائی ایک فرسخ تھی اور اُس قصر میں ایک جلسہ گاہ تیار کرائی جس کی چھت شفاف شیشہ کی ہزار ہاتھ لابنی چوڑی تھی اور اُس میں چار ہزار ستون سونے کے بنوائے اور سونے کی ہزار قندیلیں چاندی کی زنجیروں سے لٹکائیں جن کو خوشبوترین تیل سے روشن کیا جاتا تھا اور مشرق کی جانب ہزار روشندان کھولے گئے تھے جن میں سے سورج کی روشنی تاوقت غروب آتی تھی اور ایک تخت سونے کا بنوایا تھا جس کے پائے چاندی کے تھے جس کو طرح طرح کے جواہرات سے مرصع کیا تھا اور اُس پر نہایت عمدہ فرش بچھایا گیا تھا تخت کی داہنی جانب سونے کی ہزار کرسیاں رکھی تھیں جن کو سبز زبرجد سے مرصع کیا تھا۔ جن پر اُس کے لشکر کے افسران اور اُمرا بیٹھتے تھے۔ اور تخت کی بائیں جانب بھی ہزار کرسیاں تھیں جو چاندی کی بنوائی گئی تھیں اور ان کو یاقوت سُرخ سے مرصع کیا تھا جن پر بادشاہان روم بیٹھا کرتے تھے۔ مختصر یہ کہ دقیانوس تخت پر بیٹھا اپنے سر پر تاج رکھا۔ اسی اثناء میں ایک یہودی کھڑا ہو گیا اور اس نے پوچھا کہ یا علیؑ یہ تو فرمایئے کہ اُس کا تاج کس چیز کا

بنایا گیا تھا۔ حضرت نے فرمایا اُس کا تاج طلائے مشبک سے بنایا گیا تھا جس کے سات گوشے تھے اور ہر گوشہ میں سفید مروارید ٹنگے ہوئے تھے جو اندھیری رات میں چراغ کے مانند روشن ہوتے تھے اور بادشاہوں کے اولاد میں سے پچاس غلام تھے جو دیبائے سرخ کی قبا اور حریر کے پاجامے سیتے تھے ان کے سروں پر تاج بھی ہوتے ان کے ہاتھوں اور پیروں میں کڑے پڑے رہتے۔ سونے کے عصا ان کے ہاتھوں میں ہوتے۔ اور وہ اُس کی پشت کی جانب کھڑے رہتے تھے ان میں سے چھ غلاموں کو اپنا وزیر بنایا تھا جن میں سے تین اُس کی داہنی جانب اور تین اس کی بائیں جانب کھڑے رہتے تھے۔ یہودی نے پوچھا اُن غلاموں کے نام کیا تھے۔ فرمایا اُن تینوں کے نام جو داہنی جانب کھڑے رہتے تھے۔ تملیخا مکتلمینا اور منشلمینا اور وہ تین جو بائیں طرف کھڑے ہوتے تھے اُن کے نام مرنوس اور ویرنوس اور شاذریوس تھے۔ بادشاہ اپنے تمام امور میں اُن سے مشورہ کرتا تھا۔ وہ ہر روز اپنے دربار میں بیٹھتا امرا و سلاطین اس کے داہنے و بائیں طرف بیٹھتے پھر تین غلام مجلس میں داخل ہوتے ان میں سے ایک کے ہاتھ میں سونے کا ایک جام ہوتا جو پسے ہوئے مشک سے لبریز ہوتا تھا اور دُوسرے کے ہاتھ میں ایک جام چاندی کا ہوتا جو گلاب سے بھرا ہوتا اور تیسرے کے ہاتھ میں ایک سفید چڑیا ہوتی جس کی منقار سُرخ ہوتی۔ جب بادشاہ کی نظر اُس پر پڑتی اور وہ اس کو پکارتا تو وہ اُڑ کر پہلے جام گلاب میں غوطہ لگاتی'' پھر مشک کے جام میں پہنچ کر تمام مشک اپنے بال و پر میں لپیٹ لیتی۔ بادشاہ پھر اُس کو آواز دیتا تو وہ آکر اُس کے تاج پر بیٹھ جاتی اور جو کچھ اس کے پروں میں بھرا ہوتا سب بادشاہ کے سر پر چھڑک دیتی۔ غرضکہ بادشاہ اس عیش و عشرت میں نہایت مغرور و سرکش ہو گیا یہاں تک کہ خدائی کا دعویٰ کرنے لگا اور اپنی رعایا میں سے بڑے بڑے لوگوں کو بلاتا کہ اس کو سجدہ کریں اور اس کی ربوبیت کا اقرار کریں۔ ان میں جو شخص اس کی اطاعت کرتا اُسے انعام و اکرام سے مالا مال کر دیتا اور جو انکار کرتا اُس کو قتل کرا دیتا تھا۔ یہاں تک کہ تمام رعایا اس کی مطیع و فرمانبردار ہو گئی۔ اُس نے سال میں ایک دن عید

کا مقرر کیا تھا۔ ایک مرتبہ عید کے روز وہ تخت پر بیٹھا تھا اور امراو سلاطین داہنے دبائیں بیٹھے تھے۔ ناگاہ ایک سلطان آیا اور خبر دی کہ فارس کا لشکر اُس سے جنگ کے لئے آرہا ہے اور قریب پہنچ چکا ہے۔ یہ سُنتے ہی دقیانوس نہایت غمگیں و مضطرب ہوا اس حد تک کہ تاج اُس کے سر سے گر پڑا۔ تملیخا نے جو ایک مسُن آدمی تھے اُس کو دیکھا اور اپنے دل سے کہا کہ اگر یہ خدا ہوتا جیسا کہ دعویٰ کرتا ہے تو غمگیں و پریشان نہ ہوتا اور نہ ڈرتا اور نہ پاخانہ پیشاب اس سے خارج ہوتا نہ اس کو نیند آتی۔ یہ صفیتں خدا کی نہیں ہیں، وہ چھ اشخاص ہر روز آپس میں کسی ایک کے گھر میں جمع ہوتے (ہنستے بولتے اپنے دل بہلاتے) جس روز تملیخا کی باری تھی اُس نے اپنے ساتھیوں کے لئے اچھے اچھے کھانے پکوائے جب اُس کے رفقاء جمع ہوئے تو (کھانے پینے کے بعد اُس نے کہا) بھائیو ایک فکر میرے دل کو بیچین کئے ہوئے ہے جس سے میری بھوک پیاس اُڑ گئی اور نیند حرام ہو گئی ہے ان لوگوں نے پوچھا وہ کیا فکر ہے۔ تملیخا نے کہا میں نے اس آسمان کے بارے میں بہت غور کیا کہ کس نے اُس کی چھت ایسی بلند کی ہے جس میں کوئی ستون نہیں اور کس نے آفتاب و ماہتاب دو روشنی بخشنے والی (قندیلوں کو) دو نشانیاں قرار دی ہیں اور کس نے اس کو ستاروں سے زینت بخشی ہے پھر میں نے زمین کے متعلق بہت غور و فکر کیا کہ کس نے اس کو لہریں لینے والے پانی پر اس قدر کشادہ طور سے پھیلا رکھا ہے اور اس کو پہاڑوں کے ذریعہ سے مستحکم و برقرار رکھا ہے تاکہ لوگوں کو غرق نہ کر سکے اور خود اپنی ذات پر غور کیا کہ کس نے مجھ کو ماں کے شکم سے پیدا کیا مجھے غذا دی اور میری نشو و نما فرمائی لہٰذا چاہیئے کہ وہ کوئی اور ہے دقیانوس کے علاوہ، وہی ان تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا اور ان کی تدبیر کرنے والا ہے۔ اور دقیانوس تو زمین کے جبار و ظالم بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ ہے۔ یہ سُن کر دوسرے ساتھی تملیخا کے پیروں پر گر پڑے اور اس کو بوسہ دیا اور کہا کہ خدا نے آپ کے ذریعہ سے گمراہی سے ہماری ہدایت کی لہٰذا فرمائیے کہ ہم کو کیا کرنا چاہیئے۔ یہ سُنتے ہی تملیخا جلدی سے اُٹھے اور اپنے خرمے کے باغوں میں سے باغ تین

ہزار درہم کے عوض فروخت کر کے درہموں کو اپنی آستین کے درمیان باندھ لیا اور وہ سب (چھ اشخاص) اپنے اپنے گھوڑوں پر سوار ہو کر شہر سے باہر آئے جب تین میل دور جا چکے تملیخا نے اُن سے کہا بھائیو اب تو دنیا کی بادشاہی سے درگذر و اور آخرت کے لئے فقر وفاقہ تکلیف و مصیبت کے واسطے تیار ہو جاؤ۔ گھوڑوں سے اُترو اور پیدل چلو شاید خدا تم کو اس بلا و مصیبت سے جس میں تم مبتلا ہو نجات بخشے۔ پھر وہ لوگ گھوڑوں سے اُتر کر سات فرسخ تک پیدل چلتے رہے یہاں تک کہ اُن کے نازک پیروں سے خون جاری ہو گیا۔ اتفاقاً ایک چرواہے سے ملاقات ہو گئی اُس سے کہا کیا تم دودھ یا پانی ہم کو پلا سکتے ہو اس نے جواب دیا جو کچھ آپ لوگ چاہیں موجود ہے لیکن آپ لوگ مجھ کو شہزادے معلوم ہوتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ لوگ بادشاہ کے پاس سے بھاگے ہیں انہوں نے کہا ہمارے لئے جھوٹ بولنا تو جائز نہیں بے شبہ سچائی تیرے شر سے ہم کو نجات دلوائیگی۔ پھر اپنا مفصل حال اس سے بیان کیا۔ چرواہا اُن کے قدموں پر گر پڑا اور پیروں کو چوم کر کہا کہ جو آپ کے دلوں میں گذرا ہے وہی میرے دل میں بھی ہے لیکن مجھے مہلت دیجئے کہ ان گوسفندوں کو ان کے مالک کے پاس واپس پہنچادوں تو آپ کے ساتھ میں بھی چلوں یہ سُن کر وہ لوگ ٹھہر گئے۔ چرواہا گیا اور گوسفندوں کو اُن کے مالک کے حوالہ کر کے واپس آیا ساتھ میں اُس کا کتّا بھی پیچھے پیچھے دوڑتا ہوا آیا۔۔ (یہ تمام ماجرا سنکر) یہودی اُچھل پڑا اور بولا یا علیؑ بتایئے اُس کتے کا نام کیا تھا اس کا رنگ کیا تھا فرمایا اُس کا رنگ سیاہ و سفید تھا اور نام قِطمِیر تھا۔ جب ان لوگوں نے اُس کتّے کو دیکھا ڈرے کہ کہیں یہ بھونکنا شروع نہ کر دے اور ہمارا راز فاش نہ ہو جائے اس لئے اس کو ڈھیلے مار مار کر بھگانا چاہا آخر وہ کتّا بقدرتِ خدا گویا ہوا اور کہا مجھے چھوڑ دو میں دشمنوں سے تمہاری حفاظت کروں گا۔ غرضکہ وہ چرواہا ان لوگوں کو پہاڑ پر چڑھا لے گیا اور وہ سب اُس غار میں جو پہاڑ پر تھا پوشیدہ ہو گئے اُس غار کو وصید کہتے تھے اُس کے قریب پانی کا ایک چشمہ تھا اور میوہ دار درخت تھے۔ ان لوگوں نے ان درختوں کے پھل کھائے اور چشمہ کا پانی پیا۔ رات ہوئی تو غار میں

سور ہے۔ خداوند عالم نے ملک الموت کو وحی فرمائی اُس نے ان کی روحیں قبض کرلیں۔ اور خدا نے اُن میں سے ہر ایک پر دو فرشتوں کو موکل فرمادیا ہے جو ان کو ایک پہلو سے دُوسرے پہلو کی جانب پھیرتے رہتے ہیں۔ ایک روایت کے مطابق سال میں ایک مرتبہ اور دوسری روایت کے موافق سال میں دو مرتبہ۔ اور آفتاب کے خزینہ داروں کو وحی فرمائی کہ آفتاب کی شعاع وقت طلوع سے وقت غروب تک اُن پر نہ پڑنے پائے۔ دقیانوس جب عید گاہ سے واپس آیا اور اُن جوانوں کو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ فرار کرگئے۔ اسی (۸۰) ہزار سواروں کو لے کر اُن کے تعاقب میں چلا اور غار تک پہنچا۔ وہاں ان کو دیکھا کہ باحال خستہ وپریشان سو رہے ہیں کہنے لگا کہ اگر میں ان کو سزا دینا چاہتا تو اس سے زیادہ اذیت نہ پہنچا سکتا جس قدر انہوں نے اپنے آپ اپنے لئے اذیت حاصل کرلی ہے پھر مزدوروں کو بُلا کر چونے اور پتھر سے غار کا دہانہ بند کرادیا اور اپنے ساتھیوں سے بولا کہ ان سے کہہ دو کہ اپنے اُس خدا سے کہیں جو آسمان میں ہے کہ ان کو اس مصیبت سے نجات بخشے۔ اور اس غار سے ان کو باہر نکالے۔ اس کے بعد وہ لوگ تین سو (۳۰۹) نو سال تک اُسی غار میں پڑے رہے۔ پھر خدا نے چاہا کہ ان کو زندہ کرے تو اسرافیلؑ کو حکم دیا کہ ان کی رُوحیں ان کے جسموں میں داخل کردیں۔ غرضکہ وُہ بیدار ہوئے اور آفتاب طلوع ہوا تو بولے کہ آج رات اپنے پروردگار کی عبادت سے ہم غافل رہے۔ پھر غار سے باہر نکلے دیکھا کہ پانی کے چشمے خشک ہیں درخت سوکھے ہوئے ہیں یہ دیکھ کر ان میں سے ایک نے کہا ہمارے معاملات بھی عجیب ہیں۔ ایک رات میں یہ چشمے باوجود اس قدر افراط آب کے اور تمام درخت خشک ہوگئے۔ آخر بھوک سے بے چین ہوئے تو مشورہ کیا کہ ہم میں سے ایک شخص بازار سے کھانا لائے۔ لیکن اس طرح کہ کوئی پہچان نہ سکے تملیخا نے کہا میں جاتا ہوں۔ انہوں نے چرواہے کے بوسیدہ کپڑے پہنے اور شہر کی جانب روانہ ہوئے۔ شہر کے قریب پہنچے تو وضع قطع بدلی ہوئی دیکھی جب شہر کے دروازہ پر پہنچے تو ایک سبز علم دیکھا جس پر "لاالہ الااللہ عیسےٰ رسول اللہ" لکھا ہوا تھا۔ اپنی آنکھیں

مل مل کے علم کو دیکھتے تھے اور کہتے تھے کہ گویا ان مقامات کو خواب میں دیکھ رہا ہوں۔ یہ دیکھ کر شہر میں داخل ہونا پسند نہ کیا بلکہ بیرون شہر ایک بازار میں آئے اور ایک نانبائی کی دوکان پر پہنچے اس سے پوچھا اس شہر کا کیا نام ہے۔ اُس نے کہا "افسوس" پوچھا تمہارے بادشاہ کا نام کیا ہے اُس نے جواب دیا عبدالرحمٰن۔ پھر روٹیاں خریدنے کے لئے ایک درہم نکال کر اس کو دیا۔ روٹی والے نے جب درہم کو دیکھا کہ وہ خاصا وزنی اور بڑا ہے تو اس کو بڑی حیرت ہوئی۔ اسی اثنا میں ایک یہودی نے کہا یا علیؑ یہ تو بتایئے کہ اُن درہموں کا وزن کتنا تھا فرمایا کہ ہر درہم دس اور دو تہائی (۱۰ -۲/۳) درہم کے برابر تھا۔ پھر حضرت نے اپنا بیان جاری فرمایا کہ روٹی والے نے تملیخا سے کہا کہ شاید تم کو کہیں سے خزانہ ملا ہے تملیخا نے کہا یہ اُن درہموں میں سے ہے خرموں کی قیمت میں ملے ہیں جن کو تین روز پہلے میں نے اس شہر میں فروخت کیا تھا اور اس شہر سے چلا گیا تھا کیونکہ لوگ دقیانوس کی پرستش کرتے تھے۔ وہ نانبائی تملیخا کو بادشاہ کے پاس لے گیا اور کہا کہ کہیں سے اس شخص کو خزانہ مل گیا ہے۔ باشادہ نے تملیخا سے کہا کہ ڈرو نہیں (صاف صاف کہہ دو) کیونکہ ہمارے پیغمبر عیسےٰ نے ہم کو حکم دیا ہے کہ خزانوں میں سے خمس سے زیادہ ہم نہ لیں لٰہذا اُس کا پانچواں حصّہ ہم کو دے دو اور اطمینان سے خزانہ اپنے ساتھ لے جاؤ۔ تملیخا نے کہا۔ آپ میرا واقعہ غور سے سُنئے میں نے کوئی خزانہ نہیں پایا ہے میں تو اسی شہر کا رہنے والا ہوں۔ بادشاہ نے تعجّب سے پوچھا تم اسی شہر کے باشندے ہو؟ کہا ہاں پوچھا کوئی تم کو اس شہر میں پہچانتا ہے کہا ہاں پوچھا تمہارا نام کیا ہے۔ کہا تملیخا، بادشاہ نے کہا ایسا نام تو ہمارے زمانہ کے لوگوں کا نہیں ہوتا۔ پھر پوچھا اس شہر میں تمہارا مکان بھی ہوگا کہا ہاں، میرے ساتھ چلئے میں اپنا مکان دکھادوں بادشاہ یہ سُن کر سوار ہوا اُس کے ساتھ لوگوں کا ایک ہم غفیر چلا۔ تملیخا سب کو ایک عالیشان مکان کے دروازہ پر لے گئے جو اُس شہر میں سب مکانوں سے بلند اور بہتر تھا اور کہا یہ ہے میرا مکان۔ لوگوں نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ اندر سے ایک پیر مرد برآمد ہوا جس کے ابرو آنکھوں پر

لٹکے ہوئے تھے۔ اُس نے پوچھا آپ لوگ کیوں میرے پاس آئے ہیں؟ بادشاہ نے کہا یہ جوان (تملیخا) نووارد ہے اور عجیب عجیب باتیں بیان کرتا ہے اور اس کا دعوٰے ہے کہ یہ گھر اسی کا ہے۔ اُس پیر مرد نے تملیخا سے پوچھا کہ تم کون ہو۔ کہا میں قسطلیلین کا فرزند تملیخا ہوں یہ سُنتے ہی وہ مرد پیر تملیخا کے پیروں پر گر کر چومنے لگا اور کہا رب کعبہ کی قسم یہ تو ہمارے دادا ہیں۔ پھر بیان کرنا شروع کیا۔ اے بادشاہ یہ چھ اشخاص تھے جو دقیانوس کے خوف سے اس شہر سے نکل گئے تھے، یہ سُنتے ہی بادشاہ گھوڑے سے کود پڑا اور تملیخا کو اپنے کاندھے پر اُٹھالیا۔ لوگ اُس کے ہاتھ پیروں کو بوسہ دینے لگے۔ پھر پوچھا اے تملیخا تمہارے ساتھی کیا ہوئے اُس نے کہا غار میں ہیں۔ اُس زمانہ میں اُس شہر میں دو بادشاہ تھے ایک یہودیوں کا ایک مسلمانوں کا۔ یہ خبر سُن کر دونوں بادشاہ مع اہالیان شہر غار کے جانب چلے۔ جب غار کے قریب پہنچے تملیخا نے کہا آپ لوگ یہیں ٹھہریں میں پہلے جا کر ان کو اطلاع دیتا ہوں ورنہ مجھے خوف ہے کہ وہ گھوڑوں کے ٹاپوں کی آواز سُنیں گے تو ڈریں گے کہ کہیں دقیانوس توان کو گرفتار کرنے نہیں آگیا۔ غرض تملیخا غار میں پہنچے ان کے ہمراہی ان سے لپٹ گئے اور خدا کا شکر ادا کیا کہ دقیانوس کے شر سے اُس کو بچالیا۔ تملیخا نے کہا دقیانوس کا ذکر چھوڑو یہ بتاؤ کہ اس جگہ کتنی مدّت تک سوئے۔ انہوں نے کہا ایک روز یا اس سے بھی کم۔ تملیخا نے کہا نہیں بلکہ تین سو نو (۳۰۹) سال سوتے رہے ہو۔ دقیانوس مرچکا۔ اس کو مرے ہوئے بھی صدیاں گذر گئیں۔ خدا نے ایک پیغمبر مبعوث فرمایا جن کا نام عیسٰیؑ ہے اُن کو مسیح بھی کہتے ہیں۔ وہ مریمؑ کے فرزند ہیں۔ خدا نے ان کو آسمان پر اُٹھالیا۔ میرے ساتھ اس وقت یہاں کے بادشاہ اور شہر کے باشندے تم لوگوں کو دیکھنے آئے ہیں۔ انہوں نے کہا اے تملیخا کیا تم یہ چاہتے ہو کہ خدا ہم کو عالمین کے لئے ذریعہ آزمائش قرار دے تملیخا نے پوچھا پھر کیا مطلب ہے کہا آؤ خدا سے دعا کریں کہ پھر ہماری روحیں قبض کرلے۔ غرضکہ ان لوگوں نے دعا کے لئے ہاتھ بلند کئے اور خدا نے ان کی روحیں قبض کرنے کا حکم دے دیا۔ دونوں بادشاہ اور ان

کے ہمراہی سات روز تک غار کا چکر لگاتے رہے لیکن اُس کا دروازہ نہ پاسکے۔ آخر مسلمان بادشاہ نے کہا یہ لوگ ہمارے دین پر مرے ہیں لہٰذا میں یہاں مسجد بنوادونگا۔ یہودیوں کا بادشاہ کہتا تھا کہ وہ ہمارے دین کے پیرو تھے میں کلیسہ بنواؤں گا۔ آخر دونوں بادشاہوں میں جنگ ہوئی مسلمان بادشاہ غالب ہوااور غار کے دروازہ پر مسجد بنوائی۔ یہ فرما کر امیر المومنینؑ نے فرمایا اے یہودی بتا یہ تمام واقعات توریت کے موافق ہیں یا نہیں اُس نے عرض کیا بیشک اس میں ایک حرف زیادہ ہے نہ کم۔ اور میں خدا کی وحدانیت اور محمد مصطفےٰؐ کی رسالت کی گواہی دیتا ہوں۔

چند سندوں کے ساتھ حضرت رسولؐ سے منقول ہے کہ تین اشخاص ساتھ جارہے تھے کہ بارش ہونے لگی۔ وہ لوگ ایک غار میں پناہ گزیں ہوگئے۔ ناگاہ ایک بہت بڑا پتھر پہاڑ سے گرا جس سے غار کا دروازہ بند ہوگیا۔ اُن میں سے ایک شخص نے کہا اے خدا کے بندو تم کو بغیر سچائی کے اس بلا سے نجات ممکن نہیں۔ تم میں سے ہر ایک نے جو کام محض خدا کی خوشنودی کے لئے کیا ہو، اُس کو بیان کرے شاید خدا اس پتھر کو دور کردے یہ سُن کر اُن میں سے ایک شخص نے بیان کرنا شروع کیا۔ پالنے والے میرے بوڑھے ماں باپ موجود تھے اور میرے اہل وعیال اور چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے۔ میں بکریاں چراتا تھا اور رات کو پہلے اپنے ماں باپ کو کھانا کھلاتا اُس کے بعد اپنے بچوں کو دیتا تھا۔ ایک روز گھر دیر سے واپس آیا اُس وقت میرے والدین سو گئے تھے۔ میں نے پہلے ایک برتن میں دودھ لیا اور اپنے والدین کے سرہانے جاکر کھڑا ہوگیا میرے بچے کھانے کے لئے بیچین تھے اور بھوک سے رو رہے تھے میں نے والدین کو بیدار کرکے اُن کے آرام میں خلل ڈالنا پسند نہ کیا اور نہ اپنے بچوں کو کھانا دیا۔ اسی طرح تمام رات والدین کے سرہانے کھڑا رہا (تاکہ وہ خود سے بیدار ہوں) یہاں تک کہ صبح ہوگئی خداوندا اگر میں نے یہ کام صرف تیری خوشنودی کے لئے کیا تھا تو ہم کو اس بلا سے نجات دے۔ اُس کے بیان کے بعد دروازہ کا ایک حصّہ کھل گیا اور آسمان دکھائی دینے لگا۔ پھر دوسرے شخص نے کہا۔ خداوندا تو عالم

ہے کہ میری ایک چچازاد بہن تھی۔ جسے میں بہت دوست رکھتا تھا۔ ایک روز میں نے اُس سے ارادۂ فعل حرام کیا اس نے کہا جب تک سو اشرفیاں میرے لئے نہ لائے گا میں راضی نہ ہوں گی۔ آخر میں نے سو اشرفیاں اس کو لا کر دیں۔ پھر جب فعل بد کا ارادہ کیا تو اُس نے کہا خدا سے خوف کر اور خدا کی مہر کو حرام کے ذریعہ مت توڑ۔ میں یہ سُن کر باز آیا خداوندا تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام صرف تیری خوشنودی کے لئے کیا ہے۔ لہٰذا ہم کو اس بلا سے نجات دے اس کے کہنے کے بعد دروازہ کا ایک حصّہ اور کھل گیا اور پتھر زیادہ ہٹ گیا۔ اس کے بعد تیسرے شخص نے اپنا ایک واقعہ یوں بیان کر کے خدا سے مناجات کی کہ میں نے ایک مزدور کو ایک کام سپرد کیا۔ جب وہ کر چکا تو مزدوری لینے میں اُس نے تکرار کی اور جو کچھ میں دے رہا تھا اُس نے نہیں لیا اور چلا گیا۔ میں نے اس کی مزدوری زراعت میں صرف کر دی اُس میں کچھ اضافہ ہوا تو میں نے گائیں خریدی۔ دوسری روایت میں ہے کہ اُس کی مزدودی نصف درم تھی میں نے اس کو دس ہزار درم تک ترقی کرتے کرتے پہنچا دیا۔ ایک مدت کے بعد وہ مزدور پھر آیا تو میں نے سب اُس کو دے دیا۔ خداوندا اگر میں نے صرف تیری خوشنودی کے لئے یہ کام کیا ہے تو دروازہ بالکل کھول دے اور پتھر ہٹا دے اس کے اس بیان کے ساتھ ہی پتھر دور ہٹ گیا اور وہ تینوں اشخاص غار سے باہر نکل آئے۔ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خدا کے ساتھ سچائی عمل میں لاتا ہے نجات پاتا ہے۔ بعضوں نے کہا کہ اصحاب رقیم یہی جماعت تھی۔

(نوٹ: بقیہ انبیاء کے حالات زندگی اگلی جلد دں میں ملاحظ فرمائیں۔)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کرابو جعفر ولد علی محمد، کنیز سیدہ بنت علی سجاد، حسن جعفر ولد ابو جعفر اور تمام مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شہداء ملت، لاوارث مرحومین خصوصاً میرے اباؤواجداد کی روح کو بخش دیں۔ شکریہ

page is left blank intentionally